

## از عدالت الاعظمیٰ

تلسی داس کیلا چند

بنام

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی - I

(اور منسلک اپیلیں)

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ حصص کا حامل بیوی کے فائدے کے لیے ٹرسٹی بنتا ہے۔ ایسے شیئر ہولڈر کے ٹیکس کی ذمہ داری۔ "کافی غور و خوض" کا مطلب۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1932 (11 آف 1922)، دفعات 16(1)(c)، 16(3)(a)(iii)، 16(3)(b)۔

5 مارچ 1951 کی ڈیڈ کے ذریعے، اپیل کنندہ نے اپنی بیوی کے حق میں اعتماد کا اعلان درج ذیل

کیا؛

"1..... اس طرح یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں 244 شیئر ز رکھتا ہوں..... اس کی آمدنی اپنی بیوی کو ادا کرنے کے اعتماد پر..... اس کی تاریخ یا اس کی موت سے سات سال کی مدت تک (جو بھی واقعہ اس سے پہلے ہو) اور میں اس کے ذریعے اعلان کرتا ہوں کہ یہ ٹرسٹ قابل تینسیخ نہیں ہوگا۔" اکاؤنٹ کے سال، 1951 میں، ان حصص پر 30,404 روپے کی رقم ڈیویڈنڈ کی آمدنی کے طور پر موصول ہوئی تھی اور اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس حکام کے سامنے دعویٰ کیا تھا کہ تیسری شرط کے پیش نظر یہ رقم اس کی کل آمدنی میں شامل کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 16(1)(c) تک، لیکن اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ کیس کا احاطہ دفعہ 16(3)(a)(iii) یا دفعہ 16(3)(b) ایکٹ کے ذریعے کیا گیا تھا۔

اپیل کنندہ کا موقف یہ تھا کہ ڈیڈ آف ٹرسٹ کے تحت بیوی یا کسی شخص کو بیوی کے فائدے کے لیے اثاثوں کی منتقلی نہیں کی گئی تھی بلکہ صرف حصص کے حوالے سے ایک ٹرسٹ کی تشکیل تھی، وہ منافع جس سے بیوی کو قابل ادا یگی تھی۔ کہ یہاں تک کہ اگر یہ سمجھا جائے کہ اس طرح کی منتقلی ہوئی ہے، تو یہ محبت اور پیار کے لیے کافی غور و فکر کے لیے تھا جو کہ ایک اچھا خیال تھا، اور اس طرح دفعہ 16(3)(a)(iii) یا دفعہ 16(3)(b) لاگو نہیں تھا۔

15 مارچ 1951 کے ڈیڈ کی صحیح تکمیل پر، شوہر نے بیوی کے فائدے کے لیے بطور ٹرسٹی خود کو اس کی حیثیت کے مطابق حصص کی منتقلی کی تھی۔ بطور ٹرسٹی اسے ایک ایسے شخص کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے جو ٹرانسفر کرنے والے سے الگ ہو۔

مزید کہا کہ، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے دفعہ 16(3) میں "کافی غور" کے الفاظ، محض محبت اور پیار کے علاوہ دیگر غور و فکر کی طرف اشارہ کرتے ہیں، جسے، بیوی کے معاملے میں، سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کے مطابق، موجودہ کیس ایکٹ کے دفعہ 16(3)(b) کے اندر آتا ہے نہ کہ دفعہ 16(1)(c) کے تیسرے شق کے اندر۔

پرودت کمار متر بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، (1961) 3 SCR 37، ممتاز۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 134 سے 137 آف 1959۔

1957 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 14 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 20 ستمبر 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

آر۔ جے۔ کولہ، ایس۔ این۔ اینڈلی، جے۔ بی۔ داداچھی، رامیشور ناتھ اور پی۔ ایل۔ ووہرا، اپیل کنندگان کیلئے۔

کے۔ این۔ راجا گوپال ساستری اور ڈی۔ گپتا، مدعا علیہ کیلئے۔

3 جنوری 1981 کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ فیصلہ 1959 کے دیوانی اپیل نمبر 134 سے 137 کے نمٹانے کا حکم دیتا ہے۔ انہیں چار تشخیص کاروں نے خصوصی اجازت کے ساتھ دائر کیا ہے، اور اسی طرح کے حقائق سے پیدا ہوا ہے، اور زیر بحث نکتے پر غور کرنے کیلئے ایک سے زیادہ صورتوں کا حوالہ دینا ضروری نہیں ہے۔

زیر غور تشخیصی سال 1952-53 ہے، اور پچھلے سال، کیلنڈر سال، 1951۔ اس سال میں، جناب تلسی داس کیلا چند، چار اپیل کنندگان میں سے ایک نے اپنی بیوی کے حق میں اعتماد کا اعلان کیا، جس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاسکتا ہے:

”----- میں، تلسی داس کیلا چند..... اس طرح یہ اعلان کرتا ہوں کہ میرے پاس کیسر کارپوریشن لمیٹڈ کے 244 حصص اور کیلا چند ڈو چند اینڈ کمپنی لمیٹڈ کے 120 حصص ہیں..... اس کی آمدنی میری بیوی و ملا کو اس کی تاریخ یا اس کی موت سے سات سال کی مدت تک (جو بھی واقعہ اس سے پہلے ہو) اور میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ امانت منسوخ نہیں ہوگی۔

اکاؤنٹ کے سال میں، 30,404 روپے کی رقم ان حصص پر ڈیویڈنڈ آمدنی کے طور پر موصول ہوئی تھی، اور جائزہ لینے والوں نے دعویٰ کیا کہ یہ آمدنی، مجموعی ہونے کے بعد، ان کی کل آمدنی میں شامل کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 10(1)(e) کا تیسرا شرط۔ انکم ٹیکس آفیسر نے اس تنازعہ کو قبول نہیں کیا، اور اگرچہ اس سمنٹ آرڈر ہمارے سامنے نہیں ہے، لیکن ہم اس آسانی کے بیان سے جمع کرتے ہیں کہ اس نے جو وجہ بتائی وہ یہ تھی کہ آمدنی ان کے ہاتھوں میں جمع ہوئی تھی یا پیدا ہوئی تھی۔

جناب تلسی داس کیلا چند اور ان کی طرف سے ان کی بیوی کو ادائیگی کی گئی تھی۔ انکم ٹیکس آفیسر نے کہا کہ "تصفیہ یا تصرف کی وجہ سے کسی بھی شخص کو حاصل ہونے والی آمدنی" کے الفاظ اس آمدنی پر لاگو نہیں ہوتے ہیں۔

اپیل پر، اپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے کہا کہ یہ کیس دفعہ 16(3)(b) کے تحت چل رہا ہے، اور ایکٹ کے دفعہ 16(1)(c) کے تیسرے شق کے تحت غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کے سامنے یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر سابقہ ضابطہ لاگو ہوتا ہے، تو یہ شرط مسٹر تلسی داس کیلا چند کے ہاتھوں میں ہونے والی آمدنی کو نہیں بچائے گی۔ اپیل خارج کر دی گئی۔

ٹریبونل کے سامنے اپیل میں، مسٹر تلسی داس کیلا چند نے دوبارہ دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شرط پر بھروسہ کیا، اور استدلال کیا کہ کیس دفعہ 16(3)(b) کے تحت نہیں چلایا گیا اور یہ کہ ڈیویڈنڈ کی آمدنی ہو سکتی

ہے۔ اس کی تشخیص میں شامل نہیں ہے، ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ کیس کا احاطہ دفعہ 16(3)(a)(iii) یا دفعہ 16(3)(b) کے ذریعے کیا گیا تھا، اور یہ کہ حصص سے حاصل ہونے والی آمدنی کو شامل کیا جانا واجب تھا۔ مسٹر تلسی داس کیلا چند کی آمدنی میں۔ تاہم، ٹریبونل نے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت درج ذیل سوال اٹھائے اور اسے بمبئی ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

"کیا 5 مارچ 1951 کے ٹرسٹ کے ڈیکلریشن آف ڈیڈ کی صحیح تعمیر پر، کیلا چند دیو چند اینڈ کمپنی لمیٹڈ کے 120 حصص پر 30,404 روپے کی خالص منافع آمدنی اور کیسز کارپوریشن لمیٹڈ کے 244 حصص جو ٹرسٹ کے تحت ہیں۔ تعین کنندہ اپنی بیوی کے فائدے کے لیے کیا آمدنی کا ذمہ دار تھا جو کہ تعین کنندہ کی کل آمدنی میں شامل کیا جائے؟

ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچا کہ اگرچہ دفعہ 16(1)(c) تیسری شرط کے پیش نظر مطمئن نہیں تھا، دفعہ 16(3)(b) کیس پر لاگو تھا، اور اس نے اثبات میں سوال کا جواب دیا۔

ہمارے سامنے اپیل میں، محکمے کا مقدمہ دفعہ 16(3)(a)(iii) اور دفعہ 16(3)(b) دونوں پر مبنی تھا، جبکہ اپیل کنندگان نے استدلال کیا کہ یہ معاملہ دفعہ کی تیسری شرط میں آتا ہے۔ 16(1)(c)۔ متعلقہ دفعات یہ ہیں:

“16۔ کل آمدنی کا تعین کرنے میں چھوٹ اور استثنا:-

(1) تخمینہ دار کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں.....

(c) کسی بھی شخص کو کسی تصفیہ یا تصرف کی وجہ سے پیدا ہونے والی تمام آمدنی خواہ قابل تشخیص ہو یا نہ ہو، اور چاہے انڈین انکم ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 1939 (7 آف 1939) کے آغاز سے پہلے یا بعد میں، باقی اثاثوں سے آباد کنندہ یا ڈسپونر کی جائیداد کو آباد کرنے والے یا ڈسپونر کی آمدنی تصور کیا جائے گا، اور اثاثوں کی منسوخی کے قابل منتقلی کی وجہ سے کسی بھی شخص کو ہونے والی تمام آمدنی کو منتقل کنندہ کی آمدنی تصور کیا جائے گا:

فراہم کردہ.....

مزید فراہم کی گئی.....

مزید بشرطیکہ یہ شق کسی بھی شخص کو کسی تصفیہ یا تصرف کی وجہ سے پیدا ہونے والی آمدنی پر لاگو نہیں ہوگی جو چھ سال سے زیادہ مدت کے لیے یا اس شخص کی زندگی کے دوران منسوخ نہ ہو اور جس سے آباد کار یا ڈسپونر براہ راست کوئی آمدنی حاصل نہ کرے۔ یا بالواسطہ فائدہ لیکن یہ کہ تصفیہ کرنے والا مذکورہ آمدنی پر اس کا تعین

کرنے کا ذمہ دار ہوگا جب اور جب اسے منسوخ کرنے کا اختیار آتا ہے۔

(2)..... (چھوڑ دیا گیا)

(3) تشخیص کے مقصد کے لیے کسی بھی فرد کی کل آمدنی کی گنتی میں، اس میں شامل کیا جائے گا۔

(a) کسی فرد کی بیوی یا نابالغ بچے کی آمدنی کا اتنا زیادہ حصہ جو بالواسطہ یا بلاواسطہ پیدا ہوتا ہے۔

.....(i)

.....(ii)

(iii) منتقل کیے گئے اثاثوں سے: شوہر کی طرف سے بیوی کو براہ راست یا بالواسطہ، بصورت دیگر

مناسب غور و فکر کے لیے یا الگ رہنے کے معاہدے کے سلسلے میں۔ یا"

.....

(b) کسی بھی شخص یا افراد کی انجمن کی آمدنی کا اتنا زیادہ حصہ جو اس کی بیوی یا نابالغ بچے یا دونوں کے

فائدے کے لیے ایسے فرد کی طرف سے اس شخص یا انجمن کو مناسب غور و فکر کے علاوہ منتقل کیے گئے اثاثوں سے پیدا ہوتا ہے،

دفعہ 16 کی تشکیل کا مقصد تقریباً چیمبر لین بمقابلہ ان لینڈ ریونیو کمشنرز میں لارڈ میکملن کے

مشاہدات سے لیا جاسکتا ہے، جہاں اس نے حسب ذیل بیان کیا:

"یہ قانون سازی... (ہے) ٹیکس دہندگان کی جانب سے تصفیوں کے ذریعے ٹیکس کی ذمہ داری سے

بچنے یا کم کرنے کی کوشش کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو پیچھے چھوڑنے اور روکنے کے لیے بنائی گئی ہے۔

عام طور پر بیان کیا گیا ہے، طریقہ کار ٹیکس دہندہ کے ذریعہ اپنی جائیداد کے کچھ حصے کو اس طرح سے تصرف

میں شامل کرتا ہے کہ آمدنی اب اس کے ذریعہ وصول نہیں کی جانی چاہئے، جبکہ اس کے ساتھ ہی اس نے

جائیداد پر کچھ اختیارات، یا مفادات کو برقرار رکھا۔ یا اس کی آمدنی؟ مقننہ کا کاؤنٹر یہ اعلان کرنا تھا کہ جس

آمدنی سے ٹیکس دہندہ نے اس طرح اپنے آپ کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے باوجود، اسے اس کی

آمدنی ہی سمجھا جائے اور اس کے مطابق اس کے ہاتھ میں ٹیکس لگایا جائے۔"

یہ مشاہدات زیر غور دفعہ پر بھی لاگو ہوتے ہیں، اور ہندوستانی شق کو اسی نیت اور اسی مقصد کے لیے

نافذ کیا گیا ہے۔ دفعہ 16 اس طرح ایک تعین کنندہ کی کل آمدنی کا تعین کرنے میں کچھ چھوٹ اور استثنیٰ دیتا

ہے۔ کچھ دفعات میں بعض آمدنی کو شامل کرنے کی شرائط رکھی گئی ہیں، جبکہ دیگر دیگر آمدنی کے اخراج کے لیے

شرائط پیش کرتی ہیں۔ ہم تصفیہ کی صورت میں جمع ہونے والی آمدنی اور ان شرائط سے متعلق ہیں جن کے تحت بیوی کی آمدنی کو آباد کار یا ڈسپونر کی آمدنی یا شوہر کی آمدنی کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا اخراج یا شمولیت کی دفعات اس کیس پر لاگو ہوتی ہیں۔

دفعہ 16(1)(c) فراہم کرتا ہے کہ آباد کنندہ یا ڈسپونر کی جائیداد کے باقی رہنے والے اثاثوں سے ہونے والی آمدنی یا اثاثوں کی منسوخی کے قابل منتقلی کی وجہ سے کسی شخص کو پیدا ہونے والی آمدنی کو منتقل کنندہ کی آمدنی تصور کیا جائے گا۔ اس عدالت نے پرومٹ کمار متر بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس (3) میں شق (c) کے تحت فیصلہ کیا تھا۔ وہاں، پرومٹ کمار متر نے تفویض کیا تھا، صرف منافع، اور متعلقہ حصص کو منتقل نہیں کیا تھا۔ اس عدالت نے کہا کہ یہ کسی کی اپنی آمدنی کی درخواست کا معاملہ تھا نہ کہ اس ذریعہ کی تفویض کا جس سے آمدنی حاصل کی گئی تھی، جس نے اکیلے ہی آمدنی کو ٹیکس سے بچایا، تاہم، دفعہ 16(1)(c) جیسی دفعات کے تحت۔ اور دفعہ 16(3)۔ اس صورت میں بیوی کے حق میں ڈیڈ نے صرف ڈیویڈنڈ کا حق دیا تھا، اور تعین کنندہ کی موجودہ جائیداد کی منتقلی نہ ہونے کی وجہ سے دفعہ 16(1)(c) اور تیسری شرط کو متوجہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس طرح اس کیس کا موجودہ کیس کے حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہوتا ہے، جہاں فیصلہ مختلف طریقے سے کیا جاتا ہے۔

یہاں اختیار سات سال کی مدت یا آباد ہونے والے کی زندگی کے لیے ہے، جو بھی کم ہو۔ اس مدت کے دوران یا تصفیہ کرنے والے کی زندگی کے دوران، مسٹر تلمس داس کیلا چند نے اپنی بیوی کو منافع ادا کرنے اور تصفیہ کو منسوخ نہ کرنے کے لیے خود کو اعتماد کا پابند کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کیس کو دفعہ 16(1)(c) کے تیسرے ضابطے کے اندر ڈالنے کا ارادہ ہے، کیونکہ شق (c) کسی دوسرے شخص سے پیدا ہونے والی آمدنی پر لاگو نہیں ہوتی بشرطیکہ ڈسپونر کو کوئی براہ راست یا بالواسطہ فائدہ حاصل نہ ہو، حالانکہ اثاثے اس کی ملکیت رہیں۔ اگر یہ صرف استثنیٰ کے اطلاق کا سوال ہوتا، تو یہ اختیار مستثنیٰ ہوگا۔ لیکن ٹرسٹ آف ڈیڈ کے ذریعہ، سیٹلر ٹرسٹ میں حصص رکھتا ہے۔ حصص آباد کار کی ملکیت نہیں رہتے ہیں۔ دفعہ 16(1)(c) میں، اس لیے، کوئی درخواست نہیں ہے، اور شرط کو متوجہ نہیں کیا گیا ہے۔

دفعہ دوسرے حالات سے نمٹنے اور ان کے لیے خصوصی طور پر فراہم کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے۔ ذیلی دفعہ (3) خاص طور پر بیوی یا نابالغ بچے کو منتقل کیے گئے اثاثوں کے لیے فراہم کرتا ہے۔ بیوی کو منتقل کیے گئے اثاثوں سے آمدنی اب بھی شوہر کی کل آمدنی میں شامل ہونی ہے، (a) اگر اثاثے براہ راست یا بالواسطہ طور پر شوہر کی طرف سے بیوی کو منتقل کیے گئے ہوں بصورت دیگر مناسب غور و فکر کے لیے (بذریعہ ذیلی

دفعہ (3)(a)(iii)، یا (b) کسی بھی شخص یا افراد کی انجمن کی اتنی زیادہ آمدنی جو کہ اس کی بیوی کے فائدے کے لیے ایسے فرد یا انجمن کو مناسب غور و فکر کے علاوہ منتقل کیے گئے اثاثوں سے پیدا ہوتی ہے (ذیلی دفعہ (3)(بی) کے ذریعے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اثاثے بیوی کو منتقل کیے جائیں یا بیوی کے فائدے کے لیے کسی بھی شخص کو۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا منتقلی کے لیے مناسب غور و فکر کیا گیا تھا، اگر کوئی تھا؟ تخمینہ لگانے والوں کا دعویٰ یہ ہے کہ کسی بھی اثاثہ جات کی منتقلی نہیں ہوئی۔ یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حصص کی ملکیت میں حقوق کا ایک بنڈل شامل ہوتا ہے، اور یہ کہ وہ ہیں، عام طور پر، (a) ووٹ کا حق، (b) تحلیل ہونے پر اثاثوں کی تقسیم میں حصہ لینے کا حق، اور (c) حصہ لینے کا حق۔ منافع میں، مثلاً، منافع جو اعلان کیا جاسکتا ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ان حقوق میں سے کوئی بھی بیوی کو منتقل نہیں کیا گیا تھا، کیونکہ اثاثوں کی منتقلی پر سینیٹی میں اثاثوں میں حق کی تخلیق کا مطلب ہے۔ تاکید کی جاتی ہے کہ بیوی یا کسی شخص کو بیوی کے فائدے کے لیے اثاثہ جات کی منتقلی نہیں کی گئی تھی بلکہ محض حصص کے حوالے سے ایک ٹرسٹ کی تخلیق تھی، جس سے بیوی کو ملنے والا منافع تھا، اور اس طرح۔ دفعہ 16(3)(a)(iii) یا دفعہ 16(3)(b) لاگو نہیں تھا۔ آخر میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اگر یہ مان لیا جائے کہ اس طرح کی منتقلی ہوئی ہے، تو یہ کافی غور و فکر کے لیے تھی، محبت اور پیار کے لیے، جو کہ ایک اچھا خیال ہے۔

یہ دعویٰ کہ اس معاملے میں کوئی منتقلی نہیں ہوئی تھی، درست نہیں۔ یہ حصص پہلے مسٹر تلسی داس کیلا چند کے پاس تھے۔ ان کی طرف سے اعتماد کے اعلان کے بعد، وہ ان کی ذاتی حیثیت میں نہیں بلکہ ایک ٹرسٹی کے طور پر ان کے پاس تھے۔ بلاشبہ، انڈین ٹرسٹ ایکٹ کے دفعہ 5 اور 6 کے تحت اگر ٹرسٹ کا اعلان کنندہ خود بھی ٹرسٹی ہے، تو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ جائیداد کو بطور ٹرسٹی خود منتقل کرے۔ لیکن قانون کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی منتقلی اس کے ذریعے کی گئی ہے، اور اعتماد کے اعلان کے علاوہ کوئی واضح عمل ضروری نہیں ہے۔ ٹرسٹ کے اعلان کرنے والے کی صلاحیت اور ٹرسٹی کے طور پر اس کی صلاحیت مختلف ہے، اور ٹرسٹی کے اعلان کے بعد وہ اثاثے بطور امانت رکھتا ہے۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت، کسی شخص کی طرف سے اپنے آپ کو یا اپنے آپ کو اور کسی دوسرے شخص یا افراد کی طرف سے منتقلی ہو سکتی ہے۔ ہماری رائے میں، اس معاملے میں، مسٹر تلسی داس کیلا چند کی طرف سے خود کو بطور ٹرسٹی منتقل کیا گیا تھا، حالانکہ کوئی باقاعدہ منتقلی نہیں تھی۔

جائزہ لینے والے نے دفعہ 16(3)(b) میں "کوئی بھی شخص یا افراد کی انجمن" کے الفاظ پر بھی زور دیا ہے، اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ایسا شخص ٹرانسفر کرنے والے شوہر کے علاوہ کوئی اور ہونا چاہیے۔ لفظ "کوئی بھی شخص" شوہر کو شامل کرنے کے لیے کافی وسیع ہے، جب وہ کسی اور حیثیت میں اپنے آپ کو جائیداد منتقل کرتا ہے۔ صلاحیت کی تبدیلی اسے "کوئی بھی شخص" کی وضاحت کا جواب دینے پر مجبور کرتی ہے، اس عمل کو شوہر کی طرف سے ٹرسٹی کو منتقلی کے طور پر شمار کیا جانا چاہیے، اور اگرچہ شوہر ایک ہی فرد ہے، اس کی حیثیت میں بطور ٹرسٹی اسے شمار کیا جانا چاہیے۔ بطور ٹرانسفر کرنے والے سے الگ شخص۔ ہماری رائے میں، دفعہ 16(3)(b) کیس کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ غور کرنا باقی ہے کہ آیا منتقلی کے لیے مناسب غور کیا گیا تھا۔ انحصار صرف محبت اور پیار پر رکھا گیا ہے۔ "کافی غور" کے الفاظ محض محبت اور پیار کے علاوہ غور و فکر کو ظاہر کرتے ہیں، جو کہ بیوی کے معاملے میں سمجھا جاسکتا ہے۔ جب قانون اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ "مناسب غور" ہونا چاہیے نہ کہ "اچھی سوچ"، تو اس میں محض محبت اور پیار شامل نہیں ہے۔ وہ ایک معاہدے کی حمایت کرنے کے لئے اچھا غور کر سکتے ہیں؛ لیکن ٹیکس سے بچنے کے لیے کافی غور و فکر ایک الگ چیز ہے۔ دوسرے معنی پر اصرار کرنا دراصل یہ کہنا ہے کہ غور و فکر صرف اسی وقت کی جانی چاہیے جب محبت اور پیار ختم ہو جائے۔

ہماری رائے میں، یہ کیس بیوی اور نابالغ بچے سے متعلق خصوصی قوانین کے اندر آتا ہے، جو دفعہ 16(3)(b) میں درج ہے نہ کہ دفعہ 16(1)(e) کے تیسرے شق کے اندر۔ لہذا یہ ماننا چاہیے کہ بیوی کے فائدے کے لیے اثاثے شوہر کے ٹرسٹی کو منتقل کیے گئے تھے، اس طرح ہائی کورٹ کا جواب درست تھا۔

اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں، اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ ایک سماعت کی فیس۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔